بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

ان طالب علموں کے نام

جو محنت اور توکل پر یقین رکھتے ہیں

ارادے جن کے پختہ ہوں ، نظر جن کی خدا پر ہو

تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

مؤلفین

Geniusnesthub.com

CamScanner

مسلمانوں کا قدیم طرزِ تعلیم

مولانا شبلی نعمانی

(1857ء-1914ء)

تعارف:

حالاتِ زندگی: مولانا شبلی نعمانی اعظم گڑھ کے ایک گاؤں بندول میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام شیخ حبیب اللہ تھا۔ ابتدائی تعلیم اعظم گڑھ سے حاصل کرنے کے بعد عربی و فارسی ادب کی تحصیل کے لیے غازی پور جا کر مولوی محمد فاروق کے شاگرد ہو گئے۔ اُنھوں نے حصولِ تعلیم کے لیے دور دراز کے سفر کیے۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد اُنھوں نے وکالت شروع کی اور کچھ عرصہ میں امین دیوانی کی حیثیت سے کام کیا، لیکن جلد ہی طبیعت اُچاٹ ہو گئی۔ سرسید سے ملاقات کے بعد وہ علی گڑھ کالج میں پروفیسر مقرر ہو گئے۔ شبلی نعمانی نے مختلف ممالک کے سفر بھی کیے۔ علی گڑھ کالج سے علیحدگی کے بعد اُنھوں نے دارالمصنفین کی بنیاد رکھی۔ یہ ادارہ اسلام اور اسلامیات کے لیے ممتاز تھا۔

ادبی خدمات: شبلی نعمانی ایک نابغۂ روزگار ہستی تھے۔ وہ بیک وقت شاعر مؤرخ سوانح نگار، انشا پرداز، مفکر اور مصلح تھے۔ وہ سرسید کے دبستان سے وابستہ تھے لیکن اُن کا اسلوب اور طرزِ بیان منفرد ہے وہ اپنی تحریر میں تشبیہات اور استعارات کا بخوبی استعمال کرتے ہیں۔ اُن کی عبارت مختصر پر جوش ہے۔ تحریر میں روانی اور دلکشی ہے۔ وہ اپنی بات کو منطقی استدلال اور عقلی دلائل سے ثابت کرتے ہیں۔ اُن کو اُردو کا پہلا مؤرخ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ اُن کی تاریخ نگاری کی بنیاد تحقیق اور سند پر ہے۔ اُن کا سب سے بڑا کارنامہ ''سیرت النبی ﷺ'' ہے۔ اگر چہ وہ اس تصنیف کو اپنی زندگی میں مکمل نہ کر سکے اور اُن کی وفات کے بعد اُن کے ہونہار شاگرد سید سلمان ندوی نے اس کی تکمیل کی۔

تصانیف: سیرۃ النبی ﷺ (جلد اول، دوم)، الفاروقؓ، المامون، الغزالیؒ، سیرت النعمانؒ، شعر العجم وغیرہ۔

سبق کا تعارف:

یہ سبق ایک مقالہ ہے جو ''مقالاتِ شبلی، جلد سوم'' سے لیا گیا ہے۔ اس میں مصنف نے مسلمانوں کی تعلیم کے تین ادوار کا احاطہ کیا ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ پہلے دور میں مسلمانوں میں زیادہ تر ان علوم کا رواج تھا جن کا تعلق حافظے سے ہے۔ پھر دوسرے دور میں نجی درس گاہوں کی بدولت تعلیم و تدریس کا سلسلہ ہر طرف پھیل گیا۔ جب کہ تیسرے دور میں تعلیم کا با قاعدہ قانون بنایا گیا۔ یہ سبق شبلی نعمانی کی ایک اچھی تحقیقی کوششوں میں سے ایک ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

Geniusnesthub.com

CamScanner

لغت و توضیحات

تعارف (صفحہ نمبر 1)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تحصیل	حاصل کرنا	امین دیوانی	ایک سرکاری عہدہ
اُچاٹ ہوگئی	بیزار ہوگئی	دارالمصنفین	ایک ادارہ جو شبلی نعمانی نے اعظم گڑھ میں قائم کیا
ممتاز	منفرد	نابغہ روزگار	اپنے زمانہ کا ذہین اور فطین شخص
مؤرخ	تاریخ لکھنے والا	سوانح نگار	زندگی کے حالات تحریر کرنے والا
انشاپرداز	نثر نگار، مضمون نگار	مفکر	فکر کرنے والا، سوچنے والا، فلاسفر
مصلح	اصلاح کرنے والا	دبستان	مکتبہ فکر، کوئی خاص نقطہ نظر رکھنے والا گروہ
اسلوب	انداز، تحریر کا انداز	طرزِ بیان	بیان کرنے کا انداز
تشبیہات	تشبیہ کی جمع، مانند قرار دینا	استعارات	استعارہ کی جمع، لفظ مجازی معنوں میں اس طرح استعمال کرنا کہ تشبیہ کا تعلق ہو
منطقی استدلال	عقلی دلیل	سند	قابلِ اعتماد، مستند، معتبر

صفحہ نمبر (2)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تصنیف	کتاب لکھنا	تالیف	جمع کرنا، مختلف مضامین کو ترتیب دینا
تعلیم و تعلم	درس و تدریس، پڑھنا پڑھانا	نیچرل	قدرتی
طرزِ زندگی	زندگی گزارنے کا انداز	موزوں	مناسب
حافظہ	یادر کھنے والی قوت	بحث طلب مسائل	ایسے مسائل جن پر بحث کی جائے
فہم	عقل، سمجھ	دسترس	پہنچ، رسائی
سند و روایت	مستند، وہ بات جو مصدقہ ہو	تمدن	رہن سہن
مرتب	ترتیب پانا	نحو	وہ علم جو جملے سے بحث کرے
معانی	وہ علم جو الفاظ کے معانی سے بحث کرے	لغت	الفاظ معانی ترتیب دینے کا علم
فقہ	مذہبی قانون کا علم	اصول حدیث	حدیث کے اصولوں سے بحث کرنے والا علم
حدیث	بات، خصوصاً آپؐ کی کہی ہوئی بات یا عمل جو تحریری شکل میں ہو	تاریخ	ماضی کے واقعات بیان کرنے والا علم

Geniusesthub.com

CamScanner

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اسماء الرجال	وہ علم جس میں حدیث کے راویوں کے نام اور حالات سے بحث کی جاتی ہے	طبقات	وہ علم جس میں ایک ہی زمانے یا عمر کے لوگوں کے گروہ کا حال بیان کیا جاتا ہے
متعلقات	تعلق رکھنے والے	اشاعت	گھڑی، وقت، لمحہ
چنداں	اس قدر	فلسفہ	وہ علم جو اشیا کی ماہیت، حقیقت اور ان کے وجود کے اسباب سے بحث کرتا ہے۔
منطق	وہ علم جس میں عقلی دلیل سے کام لیا جاتا ہے	دلی ذوق	اپنی دلی خواہش یا چاہت
سررشتہ تعلیم	تعلیم کا شعبہ	اوپری	اوپر اوپر سے، صرف دکھاوے کے لیے
معاشرت	اجتماعی زندگی کا ڈھنگ	مرو	قدیم خراسانی ریاست، آج کل ترکمنستان۔ سلجوقی دور میں علم و فضل کا مرکز۔ منگولوں کے ہاتھوں تباہ ہوا۔
ہرات	افغانستان کا ایک تاریخی شہر، جو کبھی علم و فضل میں ممتاز تھا۔ منگولوں کے ہاتھوں تباہ ہوا۔	نیشاپور	ایران کا ایک قدیم شہر جو علم و فضل کا مرکز تھا، یہیں نظام الملک طوسی نے مدرسہ نظامیہ قائم کیا
بخارا	ازبکستان کا قدیم شہر جو ایرانی تہذیب کا حصہ رہا۔ امام بخاریؒ کا شہر۔ منگولوں کے ہاتھوں تباہ ہوا۔	فارس	1935ء تک ایران کا قدیم سرکاری نام۔ آج کل ایران کے ایک صوبے کا نام جس کا صدر مقام شیراز شہر ہے۔
بغداد	عراق کا قدیم شہر، آج کل دارالحکومت۔ خلافتِ عباسیہ کا مرکز جو منگولوں کے ہاتھوں تباہ ہوا۔	اندلس	سپین کا پرانا نام۔ جس پر مسلمانوں نے قریباً آٹھ سو سال تک حکومت کی۔

صفحہ نمبر (3)

فیاض	سخی، بکثرت ہونا	خانقاہوں	روحانی تعلیم وتربیت کے مرکز
حجرے	خانقاہوں کے چھوٹے کمرے	فیاضی	کھلے دل سے، کثرت سے
قصروایوان	محلات اور ان کے کمرے	فیصدی	ایک سو میں سے
تذکرے	ذکر	متواتر	مسلسل، پے در پے، یکے بعد دیگرے
انقلابات	بڑی تبدیلیاں	تخت گاہوں	حکومتوں
سپین کی تباہی	عیسائی بادشاہ فرنڈس اور ملکہ ازبیلا نے جب سپین پر قبضہ کیا تو بہت قتل و غارت گری کی	تاتاری عام غارت گری	منگولوں کا قتل و غارت گری اور لوٹ مار۔ انھوں نے اسلامی خلافت اور دوسری بہت سی مسلم سلطنتوں کی اینٹ سے اینٹ بجادی
مجتہدینِ فن	اپنے اپنے فن کے امام، ماہرین	ہم عصر	ایک ہی زمانے کے لوگ

Geniusnesthub.com

CamScanner

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ڈاکٹر سپرنگر	آسٹریا کا رہنے والا ایک مستشرق (مشرقی علوم کا ماہر)۔ دلی کالج کا پرنسپل۔ یورپی کتابوں کا اُردو زبان میں ترجمہ کرنے والا۔	تخمینہ	اندازہ
قیاس	خیال، سوچ	مشغولِ درس	پڑھنے میں مصروف
علامہ ذہبی	ایک مشہور اور ممتاز محدث اور مورخ۔ ابن تیمیہ کے شاگرد۔ ابنِ کثیر کے استاد	دواتیں	دوات کی جمع۔ شیشی جس میں سیاہی ڈالتے ہیں
اجتہاد	ہر ممکن کوشش کرکے قرآن وحدیث سے اللہ کا حکم معلوم کرنا	فتویٰ دینے	کسی مسئلہ کے بارے میں قرآن و حدیث کی روشنی میں اللہ کا حکم بتانا

(صفحہ نمبر 4)

امالی	وہ کتاب جو شاگرد استاد کے لیکچر سن کر تیار کرتے تھے	لائف	انگریزی لفظ معنی: زندگی
فاضل	علم وفضل رکھنے والا، عالم، دانا	کامل	مکمل
علامہ مقریزی	اسلامی تاریخ کے ایک مورخ	مناظرہ	بحث کرنا عموماً مذہبی مسائل میں
فقہ	اسلامی قانون کا علم	ادب	انسان کے خیالات، جذبات اور احساسات کا خوب صورت اظہار
نحو	وہ علم جو جملے سے بحث کرے	تصفیے	فیصلہ
اجمالی کیفیت	مختصر حال	طیلسان	علما کا مخصوص لباس، آج کل ڈگری لیتے ہوئے پہنا جاتا ہے
علمِ کلام	مذہب کو دلائل سے ثابت کرنے کا علم		

(صفحہ نمبر 5)

ہنوز	ابھی تک	پیہم	مسلسل
مائل	کسی کی طرف دل کا لگاؤ ہونا	خاصے	نمایاں خوبی یا وصف
امام وپیشوا	بڑا عالم یا رہنما	مقید	قید کیا ہوا، قیدی
اہلِ منصب	کوئی مرتبہ یا عہدہ رکھنے والے	کثیر الاشغال	بہت سی مصروفیات

Geniushub.com

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
زمرے	گروہ	شائقین علم	علم کا شوق رکھنے والے
پایہ شناس	مقام اور مرتبہ پہچاننے والے	زورِ طبع	مضمون لکھنے یا بیان کرنے کی قوت
صاحب النظر	نظر رکھنے والے	نکتہ چیں	نقص ڈھونڈنے والے، عیب نکالنے والے

(صفحہ نمبر 6)

معین	مقرر ہونا، طے ہونا	اُو	شمالی افریقہ کا ایک مسلم اکثریتی ملک
تیونس	شمالی افریقہ کا ایک مسلم اکثریتی ملک	ابتر	برا حال
مقصود بالذات	اصل مقصد	امثال ذالک	ان جیسے دوسرے
موشگافیاں	بہت باریکی میں جانا، بال کی کھال اتارنا	نذر ہوگیا	کسی کام میں وقف ہوگیا یا گزر گیا
مقصود اصلی	اصلی مقصد	متعلقات	تعلق رکھنے والی چیزیں
فلسفہ و منطق	حقیقت کو عقل سے سمجھنے کی کوشش کرنے والے علم	کلیتاً	مکمل طور پر
علمی آثار	علمی کوششیں	مواضع	موضع کی جمع، ضلع
غضب	غصہ	غارت	تباہی، لوٹ مار
اوقاف	وہ جائیدادیں جو کسی نیک کام یا مقصد کے لیے وقف ہوں	طوسی	نصیر الدین طوسی، اسلامی تاریخ کا مایہ ناز محقق، سائنس دان، ماہر فلکیات، ریاضی دان، فلسفی، معمار، طبیب، مصنف تھا۔ ہلاکو خان نے اس کا اکرام کرتے ہوئے اسے اوقاف کا سربراہ بنا دیا۔ بہت سی تصانیف اور خدمات قابل ذکر ہیں۔
محقق	تحقیق کرنے والا	موصوف	جس کا ذکر کیا جا رہا ہو
استحکام	مضبوطی، پائداری		

(صفحہ نمبر 7)

علمی فیاضیوں	علم کے میدان میں کی گئی خدمات	صنائع	پیشے، ہنر، مصنوعات
عالمگیر رواج	پوری دنیا کا رواج	معمور	بھرا ہوا، آباد، سجا ہوا
حلقۂ درس	وہ نشست جس میں طالب علم استاد سے درس لینے آئیں، جماعت، کلاس	قصداً	جان بوجھ کر
سلف	بزرگوں	آب و تاب	چمک دمک، اچھے طریقے سے
مفاخر	قابل فخر خوبیاں		

Geniusnesthub.com
CamScanner

اقتباسات کی تشریح

اقتباس 1:

ان سب باتوں پر دیکھو کہ علوم وفنون کسی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تعمیر ہوئے تھے، اس سے کچھ زیادہ نہ ہو سکی۔ (صفحہ 2-3)

سبق کا عنوان: مسلمانوں کا قدیم طرزِ تعلیم

مصنف کا نام: علامہ شبلی نعمانی

تشریح

یہ سبق ایک مقالہ ہے جو "مقالاتِ شبلی، جلد سوم" سے لیا گیا ہے۔ اس میں مصنف نے مسلمانوں کی تعلیم کے تین ادوار کا احاطہ کیا ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ پہلے دور میں مسلمانوں میں زیادہ تر ان علوم کا رواج تھا جن کا تعلق حافظے سے ہے۔ پھر دوسرے دور میں نجی درس گاہوں کی بدولت تعلیم و تدریس کا سلسلہ ہر طرف پھیل گیا۔ جب کہ تیسرے دور میں تعلیم کا باقاعدہ قانون بنایا گیا۔ یہ سبق شبلی نعمانی کی ایک اچھی تحقیقی کوششوں میں سے ایک ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

زیر بحث اقتباس میں مصنف بتاتے ہیں کہ تعلیم کے دوسرے دور میں اسلام تیزی سے دنیا میں پھیل رہا تھا۔ دریائے سندھ کے کناروں سے لے کر سپین تک مسلمانوں کی حکومت قائم ہو چکی تھی۔ دنیا کی اقوام تیزی سے اسلام کے دائرے میں داخل ہو رہی تھیں۔ لیکن ریاست نے ابھی تک کوئی باقاعدہ نظام تعلیم نہیں بنایا تھا۔ حکومت کی طرف سے کوئی مدرسہ تھا نہ کوئی یونیورسٹی وغیرہ۔ اس کی ایک بنیادی وجہ تو شاید یہ بھی تھی کہ پہلی دو صدیوں میں اسلامی ریاست پھیل رہی تھی اور مضبوط ہو رہی تھی۔ اس زمانے میں ریاست کی توجہ فوجی مسائل کی طرف زیادہ رہی۔ ریاست کے پھیلاؤ اور اس کا استحکام زیادہ تر توجہ کا مرکز رہا۔ علم اور تعلیم کی طرف ریاستی طور پر بہت کم توجہ دی جا سکی۔

لیکن اس کے باوجود ہر طرف علمی صدائیں گونج رہی تھیں۔ ہر طرف تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری تھا۔ مرو، ہرات، نیشاپور، فارس، بغداد، مصر، شام اور اندلس کا ایک ایک شہر بلکہ ایک ایک گاؤں تعلیم کا مرکز بن چکا تھا۔ ان شہروں میں ہزاروں کی تعداد میں نجی درس گاہیں قائم تھیں۔ عام تعلیم کے لیے ہزاروں کی تعداد میں مکتب تھے۔ لیکن یہ سب کچھ حکومت کی مدد کے بغیر ہو رہا تھا۔ حکومتی سرپرستی کے بغیر ہی علما نے علم کی شمعیں جلا رکھی تھیں۔ ہر مسجد کے صحن میں درس ہوتے تھے، صوفیا کی خانقاہوں اور حجروں میں تعلیم و تربیت کا زور تھا، علما کے ذاتی مکانات میں درس و تدریس کے سلسلے تھے۔ ان نجی درس گاہوں میں ابتدائی تعلیم سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک دی جا رہی تھی۔ اگرچہ ان میں حکومت کا کوئی حصہ نہیں تھا۔ لیکن ان سادہ اور بے تکلف درس گاہوں میں وسعت اور کھلے دل کے ساتھ تعلیم دی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ پانچویں صدی ہجری میں قائم ہونے والے بڑے بڑے محلات اور عمارتوں میں بھی اس سے زیادہ وسعت کے ساتھ ممکن نہیں ہو سکی، جو خصوصاً تعلیم و تدریس کے لیے بنائی گئی تھیں۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ لوگ جس دین کو ماننے والے تھے یعنی اسلام وہ علم کے حصول کو فرض قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔ علم کا حصول دنیا اور دین کے بارے میں جاننے کا ذریعہ تھا اور قرآن سب سے زیادہ جاننے اور غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ سو بنیادی طور پر ان کے اندر یہ علم کے حصول کی تڑپ ان کے دین کے پیدا کردہ جذبہ تھا۔ جسے اگرچہ ریاست کی مدد حاصل نہیں تھی لیکن لوگ اپنے طور پر دین کے حکم کا سمجھتے ہوئے علم کے حصول کے لیے کوشاں تھے۔

geniusesthub.com

CamScanner

اقتباس 2:

اعلیٰ تعلیم کے لیے دور دراز مسافتوں کا طے کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مغرب کی خاک چھانے بغیر نہیں رہتے تھے۔ (صفحہ 4)

سبق کا عنوان: مسلمانوں کا قدیم طرزِ تعلیم

مصنف کا نام: علامہ شبلی نعمانی

تشریح

یہ سبق ایک مقالہ ہے جو "مقالاتِ شبلی، جلد سوم" سے لیا گیا ہے۔ اس میں مصنف نے مسلمانوں کی تعلیم کے تین ادوار کا احاطہ کیا ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ پہلے دور میں مسلمانوں میں زیادہ تر ان علوم کا رواج تھا جن کا تعلق حافظے سے ہے۔ پھر دوسرے دور میں نجی درس گاہوں کی بدولت تعلیم و تدریس کا سلسلہ ہر طرف پھیل گیا۔ جب کہ تیسرے دور میں تعلیم کا با قاعدہ قانون بنایا گیا۔ یہ سبق شبلی نعمانی کی ایک اچھی تحقیقی کوششوں میں سے ایک ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جاسکتی ہے)

زیرِ بحث اقتباس میں مصنف بتاتے ہیں کہ مسلمانوں کی تعلیم کے دوسرے دور میں ہر طرف علم کی شمعیں جل رہی تھیں۔ ہر طرف نجی درس گاہیں قائم تھیں۔ مسجدوں کے صحن، خانقاہوں کے حجرے اور علما کے مکانات درس و تدریس کے سلسلے جاری تھے۔ ہر طرف علم کے دریا بہ رہے تھے۔ ایک ایک اُستاد کے درس میں ہزاروں دواتیں رکھی جاتی تھیں۔ اس دور میں تدریس کا طریقہ املا یعنی لیکچر کا طریقہ رائج تھا۔

لیکن اعلیٰ تعلیم کے لیے جو چیز ضروری سمجھی جاتی تھی، وہ علم کے حصول کے لیے دور دراز کے ملکوں کا سفر کرنا اور نامور علما کی خدمت میں حاضر ہونا تھا۔ لوگ پہلے اپنے شہر میں اہلِ علم کی خدمت میں حاضر ہو کر علم حاصل کرتے تھے۔ یہ تعلیم ابتدائی تعلیم سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک تھی۔ اگر چہ ایک شخص اپنے شہر میں رہتے ہوئے بھی اپنی اعلیٰ تعلیم مکمل کر سکتا تھا۔ لیکن یہ ضروری سمجھا جاتا تھا کہ ایک شخص اپنے شہر سے علم حاصل کرنے کے بعد دور دراز کے ملکوں اور شہروں کا رخ کرے۔ وہاں جا کر اہلِ کمال و علم کی خدمت میں حاضری دے اور ان سے مزید علم حاصل کرے۔ اگر کوئی شخص اس طرح سفر کیے بغیر علم حاصل کرنے اور کسی چیز میں مہارت حاصل کرنے کا دعویٰ کرتا تھا، تو لوگ اسے حیرت سے دیکھتے تھے۔ اور اس کے کمال کے دعوی کو شک کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ گویا اعلیٰ تعلیم کی تکمیل کے لیے سفر ضروری سمجھا جاتا تھا۔

حتیٰ کہ وہ بڑے بڑے شہر جو پہلے ہی اہلِ علم کے مرکز تھے، مثلاً بغداد، نیشاپور اور قرطبہ وغیرہ، وہاں کے رہنے والے بھی مشرق کا سفر کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ حالانکہ کہ یہ وہ شہر تھے جو علم و فضل کے حوالے سے معروف اور زرخیز تھے۔ لیکن اس دور کے رواج کے مطابق وہاں کے رہنے والے بھی مشرق کی طرف جایا کرتے تھے۔ اس کی بنیادی وجہ وہ جوش تھا جو قرآن اور اس سے نکلنے والے اسلامی نظریہ حیات نے ان کے اندر بھر دیا تھا۔ ہر شخص کائنات کی تسخیر کے لیے کوشاں تھا۔ ہر شہر، ہر گاؤں اور ہر محلے میں درس گاہوں کے ساتھ ساتھ لائبریریاں اور تجربہ گاہیں عام تھیں۔ جہاں دن رات نئے نئے علوم پر تحقیق جاری رہتی تھی۔ سائنس، ٹیکنالوجی، معاشرتی علوم کے نئے نئے زاویے اور فنون سامنے آ رہے تھے۔ قرآن و حدیث پر تحقیق اور جمع کرنے کا کام جاری تھا۔ دینی علوم پر مہارتیں ضروری خیال کی جاتی تھیں۔ الغرض مسلمانوں کی تعلیم ایسی تھی کہ ان کے ایک ہاتھ میں قرآن و حدیث تھے تو دوسرے ہاتھ میں سائنس اور ٹیکنالوجی۔ ان کی دنیا دین کے تابع تھی، یہی وجہ ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی بھی انسانیت کے خدمت گار تھے۔ آج کی طرح نہیں کہ باوجود انتہائی ترقی کے آج کی سائنس صرف سرمایہ داروں کے منافع میں اضافہ کا ایک ذریعہ ہے۔

Geniusnesthub.com
CamScanner

اقتباس 3:

دینی تعلیم مذہب کا ایک ضروری جزو بن گئی تھی ---------- فقہ، فلسفہ کے امام و پیشوا قریباً کل عجمی تھے۔ (صفحہ 4-5)

سبق کا عنوان: مسلمانوں کا قدیم طرزِ تعلیم

مصنف کا نام: علامہ شبلی نعمانی

تشریح

یہ سبق ایک مقالہ ہے جو "مقالاتِ شبلی، جلد سوم" سے لیا گیا ہے۔ اس میں مصنف نے مسلمانوں کی تعلیم کے تین ادوار کا احاطہ کیا ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ پہلے دور میں مسلمانوں میں زیادہ تر ان علوم کا رواج تھا جن کا تعلق حافظے سے ہے۔ پھر دوسرے دور میں نجی درس گاہوں کی بدولت تعلیم و تدریس کا سلسلہ ہر طرف پھیل گیا۔ جب کہ تیسرے دور میں تعلیم کا باقاعدہ قانون بنایا گیا۔ یہ سبق شبلی نعمانی کی ایک اچھی تحقیقی کوششوں میں سے ایک ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

زیرِ بحث اقتباس میں مصنف بتاتے ہیں کہ اگرچہ مسلمانوں میں تعلیم کے عام ہونے کی بہت سی وجوہات تھیں لیکن سب سے بنیادی وجہ یہ تھی کہ دینی تعلیم فرض تھی۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے علم کی فرضیت پر بہت زور دیا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔" حدیث

اس حدیث میں جس علم کو فرض قرار دیا گیا ہے، وہ دینی علم ہے۔ یعنی زندگی گزارنے کے لیے ضروری مذہبی علم کا جاننا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اس کے علاوہ اسلام نے دنیاوی علوم کے حصول پر بھی بہت زور دیا ہے۔ قرآن کائنات اور اس کے نظم پر غور و فکر کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ کائنات کی تسخیر پر زور دیتا ہے۔ علم رکھنے والوں کے مقام اور درجے کو بڑھا دیتا ہے۔ ایک عالم کے قلم کی سیاہی کو شہیدوں کے خون سے افضل قرار دیتا ہے۔ ایک حدیث میں علما کی فضیلت ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے:

"علما انبیا کے وارث ہیں۔" حدیث

الغرض علم حاصل کرنا ایک ایسا افضل عمل ہے جو اللہ اور رسول ﷺ کے نزدیک پسندیدہ اور ضروری ہے۔ اور اس میں سے دین کا علم فرض کے درجے پر ہے۔ چوں کہ دین کی بنیاد قرآن اور حدیث پر ہے اور دونوں کی زبان عربی ہے۔ اس لیے ان دونوں کا علم حاصل کرنے کے لیے ضروری تھا کہ پہلے عربی زبان کا علم حاصل کیا جائے۔ اور عربی زبان کا علم حاصل کرنے کے لیے ضروری تھا کہ اس سے جڑے ہوئے دوسرے علوم کو بھی ضروری سمجھا جائے۔ مثلاً "نحو" جو لفظ سے بحث کرتا ہے، "صرف" جو جملے سے بحث کرتا ہے، "لغت" جو معنی سے بحث کرتا ہے اور "اسماء الرجال" جو قرآن و حدیث روایت کرنے والوں سے بحث کرتا ہے۔ اس کے ساتھ "فلسفہ" "علم الکلام" کی شکل میں تعلیم کا حصہ تھا، جو مذہبی دلائل کا علم ہے۔

الغرض ذرا تصور کیجیے کہ ایک ایسی قوم جس میں ابھی اسلام کا جوش تازہ ہے۔ جن کے خون میں عربوں کی ہمت، بلند ارادہ، حوصلہ اور ظرف موجود ہے۔ دوسری طرف سلطنت کی حدود بھی روز بروز پھیلتی جا رہی ہیں۔ نئی نئی اقوام اسلام کے دائرے میں داخل ہو رہی ہیں۔ ایسی قوم علم کے فروغ کے لیے کس قدر جوش و جذبے سے بھری ہو گئی۔

پھر جو نئی نئی اقوام اسلام کے دائرے میں داخل ہو رہی تھیں، وہ بھی اس جوش کو قبول کر رہی تھیں۔ وہ اسلام کی برکت سے عرب اور عجم کی تقسیم سے نکل کر ایک قوم بن رہی تھیں۔ وہ اللہ کے حکم کے مطابق ایک جسم واحد میں ڈھل رہی تھیں۔ عرب و عجم علم کے حصول کے لیے سرگرم تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سارے علوم کے امام اور بانی قریب قریب سب عجمی تھے۔ یعنی وہ لوگ جو عرب نہیں تھے لیکن انھوں نے اسلام قبول کر کے اسلامی تعلیمات کے زیرِ اثر خود کو بدل لیا تھا اور علوم و فنون کے بانی بن گئے تھے۔

Geniusnesthub.com

CamScanner

مشق

1۔ ۱۴۵ھ سے پہلے مسلمانوں کا طرزِ تعلیم کیا تھا؟

جواب: ۱۴۵ھ سے تک مسلمانوں میں لکھنے لکھانے کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا۔ اس دور تک طرزِ تعلیم عرب کی سادہ اور فطری زندگی کے مطابق تھا۔ یعنی زیادہ تر وہ علوم تھے جن کا تعلق یاد کرنے سے تھا، مثلاً علم الانساب، حدیث، قرآن، تفسیر اور فقہ وغیرہ۔ ان زبانی علوم میں سند اور روایت یعنی کس کس شخص کے واسطے سے وہ بات ان تک پہنچی تھی، کا رواج تھا۔ جو بہت زیادہ قابلِ بحث مسائل بھی تھے، وہ بھی اتنے سادہ تھے کہ عام ذہن بھی انھیں فوراً سمجھ لیتا تھا۔

2۔ مسلمانوں کے طرزِ تعلیم کے دوسرے دور پر روشنی ڈالیں۔

جواب: شبلی لکھتے ہیں کہ دوسرے دور تک اگرچہ اسلامی ریاست سندھ تک پھیل چکی تھی اور لوگ تیزی سے اسلام کے دائرے میں داخل ہو رہے تھے۔ لیکن ابھی تک ریاست نے تعلیم کے لیے باقاعدہ ادارے یعنی مدرسے یا یونیورسٹیاں وغیرہ قائم نہیں کی تھیں۔ اس کے باوجود ریاست میں ہر جگہ علمی مراکز قائم تھے۔ مسجدوں، مدرسوں، خانقاہوں اور علما کے ذاتی مکانوں میں علم کی شمعیں جل رہی تھیں۔ اور یہ سب کچھ ریاست کی مدد کے بغیر ہو رہا تھا۔

3۔ مسلمانوں کے تیسرے دورِ تعلیم میں کیا خرابیاں پیدا ہوئیں؟

جواب: تیسرا دورِ تعلیم عثمانی دور سے شروع ہوتا ہے۔ اس دور میں درجِ ذیل خرابیاں پیدا ہوئیں۔ تعلیم مکمل کرنے کے لیے ایک خاص مدت طے کر دی گئی۔ املا یعنی زبانی لکھوانے کا طریقہ آہستہ آہستہ ختم ہو گیا۔ غیر ضروری علوم مثلاً نحو، صرف، منطق وغیرہ کی طرف توجہ زیادہ ہو گئی۔ کتابی تعلیم کی بنیاد پڑی، جس نے اصلی مسائل سے زیادہ تعلیم کو کتاب کی عبارت تک محدود کر دیا۔

4۔ مسلمانوں کی تعلیم و تدریس کے مراکز کون کون سے تھے؟

جواب: مرو، ہرات، نیشاپور، بخارا، فارس، بغداد، مصر، شام، اندلس کا ایک ایک شہر مسلمانوں کی تعلیم و تدریس کے مراکز تھے۔ جہاں ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم کے لیے مسجدوں کے صحن، خانقاہوں کے حجرے اور علما کے ذاتی مکانات میں آزادی اور وسعت کے ساتھ علم تقسیم کیا جا رہا تھا۔

5۔ تعلیم کے لیے جداگانہ قانون کس زمانے میں بنایا گیا؟

جواب: تعلیم کے لیے جداگانہ قانون سلطنت عثمانیہ کے دور میں بنایا گیا۔ جس میں تعلیم و تدریس کے لیے خاص قاعدے بنائے گئے۔

سوال 2: خالی جگہ پُر کریں۔

1۔ علوم وہ تھے جن کو ۔۔۔۔۔۔۔۔ سے زیادہ تر تعلق تھا۔ (حافظہ)

2۔ مذہبی ۔۔۔۔۔۔۔۔ کی وجہ سے فلسفہ اور منطق سے ہمدردی نہ تھی۔ (غلط فہمی)

3۔ دریائے سندھ کے کنارے تک ۔۔۔۔۔۔۔۔ حکومت کر رہا تھا۔ (اسلام)

4۔ مناظرہ کی مجلسوں میں شرکت ۔۔۔۔۔۔۔۔ کے لیے ضروری تھا۔ (اعلیٰ تعلیم)

5۔ تیسرے دور نے ۔۔۔۔۔۔۔۔ تعلیم کی بنیاد ڈالی۔ (کتابی)

Geniusnesthub.com

CamScanner

سوال3۔ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیں اور معنی لکھیں۔

الفاظ	معانی
مَعْمُوْر	بھرا ہوا، آباد
دَفْعَتاً	اچانک
عَجَمِي	غیر عرب، گونگا
غَارَت گَرِی	تباہی، بربادی
مُجْتَہِدِین	اجتہاد کرنے والے، قران وسنت سے اللہ کا حکم معلوم کرنے والا

سوال4۔ موجودہ تعلیمی اور امتحانی نظام کے حُسن وقبح پر ایک مفصل مضمون لکھیں۔

جواب: دیکھیے مضامین

اضافی مختصر سوال جواب

سوال1: شبلی نعمانی کی ادبی خدمات کے بارے میں مختصر بتائیں؟

جواب: شبلی نعمانی بیک وقت شاعر، مورخ، سوانح نگار، انشا پرداز، مفکر اور مصلح تھے۔ اُن کی تحریر کا انداز منفرد ہے۔ وہ تشبیہات اور استعارات کا خوب صورت استعمال کرتے ہیں۔ ان کی تحریر میں روانی اور دلکشی ہے۔ وہ اپنی بات کو عقلی دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انھیں اُردو کا پہلا سوانح نگار ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ ان کی تاریخ کی بنیاد سند اور روایت پر ہے۔

سوال2: ابتدائی دور میں کن علوم کا رواج زیادہ تھا؟

جواب: پہلے دور میں زیادہ تر جن علوم کو رواج حاصل تھا، وہ نحو، معانی، لغت، فقہ، اصول، حدیث، تاریخ، اسماء الرجال، طبقات اور ان سے متعلق علوم تھے۔ عقلی علوم جن میں فلسفہ اور منطق وغیرہ شامل تھے، کا رواج عام نہ ہوسکا۔ اس کی دو وجوہات تھیں۔ ایک تو ریاست نے ان کے فروغ پر بالکل بھی توجہ نہ دی اور دوسرا لوگوں کو ان علوم سے کچھ زیادہ ہمدردی بھی نہ تھی۔

سوال3: دوسرے دور میں کس قسم کی درس گاہوں کا رواج عام تھا؟

جواب: اس دور میں زیادہ تر نجی درس گاہوں کا رواج تھا۔ اسلامی ریاست کا ہر شہر اور گاؤں علمی صداؤں سے گونج رہا تھا۔ ہر مسجد کے صحن، خانقاہوں اور علما کے ذاتی مکانات میں نجی درس گاہیں قائم تھیں۔ لیکن ریاست کا ان کے قیام اور فروغ میں کچھ حصہ نہیں تھا۔ ان سادہ اور بے تکلف درس گاہوں میں جس انداز سے تعلیم وتربیت کی جارہی تھی، پانچویں صدی کے بڑے بڑے محلات میں بھی اس سے زیادہ ممکن نہیں ہوسکی۔

سوال4: دوسرے دور میں تعلیم یافتہ لوگوں کی تعداد کا کیا اندازہ ہے؟

جواب: اگرچہ اس زمانے کا کوئی رجسٹر موجود نہیں ہے جس سے ہم اندازہ لگا سکیں کہ کتنے فیصد لوگ تعلیم یافتہ تھے۔ لیکن تذکرے، تراجم، اسماء الرجال اور طبقات کی سیکڑوں، ہزاروں کتابیں موجود ہیں۔ جن سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کتنے زیادہ لوگ تعلیم یافتہ ہوں گے۔ اگرچہ تاتاریوں کے حملے اور انقلابات سے بہت کچھ مٹ گیا ہے لیکن پھر بھی ڈاکٹر سپرنگر کے مطابق مسلمانوں کے اسماء الرجال

Geniusnesthub.com
CamScanner

میں پانچ لاکھ مشہور عالموں کا ذکر ملتا ہے۔

سوال 5: دوسرے دور کے مشہور علما کے تعلیمی حالات کے ضمن میں ہم کیا جانتے ہیں؟

جواب: اس دور میں ایک ایک اُستاد کے درس میں سیکڑوں بلکہ ہزاروں طالب علم ہوتے تھے۔ علامہ ذہبی کے مطابق بعض درس ایسے تھے جن میں دس ہزار سے زیادہ دواتیں رکھی جاتی تھیں۔ لوگ اُستاد کی املا پر حدیثِ نبویؐ لکھتے تھے۔ ان بڑے مجمعوں میں دو دو سو امام حاضر ہوتے تھے۔ جو اجتہاد کرنے اور فتویٰ دینے کی صلاحیت رکھتے تھے۔

سوال 6: دوسرے دور میں تعلیم دینے کا کیا طریقہ تھا؟

جواب: اس دور میں تعلیم دینے کا وہی طریقہ رائج تھا جو آج مہذب ملکوں میں جاری ہے۔ یہ طریقہ املا کا تھا یعنی لیکچر دینے کا۔ اُستاد بلند مقام پر کرسی یا منبر پر بیٹھ جاتا اور کسی فن کے مسائل زبانی بیان کرتا جاتا۔ طالب علم جو قلم دوات لے کر بیٹھتے تھے۔ ان تحقیقات کو لکھتے جاتے۔ اس طرح ایک مستقل کتاب تیار ہو جاتی، جسے امالی کہا جاتا تھا۔

سوال 7: اعلیٰ تعلیم کے لیے دور دراز کے سفر کرنا کیسا سمجھا جاتا تھا؟

جواب: اس دور میں اعلیٰ تعلیم کے لیے دور دراز کا سفر کرنا اور اہلِ علم کی خدمت میں پہنچ کر فائدہ اُٹھانا، ضروری سمجھا جاتا تھا۔ جو لوگ دور کا سفر کیے بغیر اپنے فن میں نامور ہو جاتے، لوگ انھیں حیرانی سے دیکھتے تھے۔ بڑے بڑے شہروں میں بغداد، نیشا پور، قرطبہ وغیرہ میں اہلِ علم موجود رہتے تھے لیکن وہاں کے رہنے والے بھی مغرب کا سفر کرنا ضروری خیال کرتے تھے۔

سوال 8: اعلیٰ تعلیم کے لیے مناظروں میں شرکت کرنا کیسا سمجھا جاتا تھا؟

جواب: اعلیٰ تعلیم کے لیے سفر کے علاوہ جو چیز لازمی تھی، وہ مناظروں میں شرکت کرنی تھی۔ مشہور شہروں میں بحث اور مناظروں کے لیے وقت اور مقام طے ہوتے تھے۔ امرا کے مکانوں پر بھی اس قسم کی محفلیں ہوتی تھیں۔ ہر قسم کے علوم میں مناظرے ہوتے تھے۔ ان میں علما اور طلبا دونوں شریک ہوتے تھے۔ ایک بڑے عالم کو فیصلے کا اختیار دیا جاتا تھا۔ یہ معمولی تعلیم سے زیادہ سود مند ہوتے تھے۔

سوال 9: اُمرا اور اہلِ منصب کا اہلِ علم کی طرف زویہ کیسا تھا؟

جواب: ابتدائی ادوار میں اُمرا اور اہلِ منصب علما کی بڑی قدر دانی کرتے تھے۔ یہ لوگ خود بھی بڑے عالم اور علم شناس ہوتے تھے۔ اس لیے سلاطین اور وزرا تو ایک طرف معمولی رئیسوں کے ہاں بھی سیکڑوں عالم موجود ہوتے تھے۔ جن کی تنخواہیں کسی خدمت کے صلے میں نہیں بلکہ ان کے ذاتی کمال اور علمی قابلیت کے لیے ہوتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام ملک میں علم حاصل کرنے کا جوش پھیل گیا تھا۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

☆ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات (ا، ب، ج، د) دیے گئے ہیں، درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- سبق "مسلمانوں کا قدیم طرزِ تعلیم" کے مصنف کا نام ہے؟

ا۔ شبلی نعمانی   ب۔ فارغ بخاری   ج۔ مولانا صلاح الدین   د۔ رشید احمد صدیقی

2- مولانا شبلی نعمانی کا سن پیدائش ہے؟

ا۔ 1854ء   ب۔ 1855ء   ج۔ 1856ء   د۔ 1857ء

Geniusneshub.com
CamScanner

3- مولانا شبلی نعمانی کا سن وفات ہے؟

ا۔ 1913ء　　ب۔ 1914ء　　ج۔ 1915ء　　د۔ 1916ء

4- مولانا شبلی نعمانی اعظم گڑھ کے ایک گاؤں۔۔۔۔۔میں پیدا ہوئے؟

ا۔ بھوپال　　ب۔ سری نگر　　ج۔ بندول　　د۔ کھیم کرن

5- ان کے والد کا نام تھا؟

ا۔ چودھری اللہ دتہ　　ب۔ شیخ حبیب اللہ　　ج۔ نذیر احمد　　د۔ یونس خان

6- انھوں نے کچھ عرصہ۔۔۔۔۔۔۔۔کی حیثیت سے کام کیا؟

ا۔ منشی　　ب۔ امین دیوانی　　ج۔ کلرک　　د۔ وکیل

6- شبلی کس سے ملاقات کے بعد علی گڑھ میں پروفیسر مقرر ہوئے؟

ا۔ مولوی نذیر احمد　　ب۔ میر امن دہلوی　　ج۔ الطاف حسین حالی　　د۔ سر سید احمد خان

7- انھوں نے علی گڑھ کالج سے علیحدگی کے بعد کس ادارے کی بنیاد رکھی؟

ا۔ دارالمصنف　　ب۔ دارالعلم　　ج۔ دارالمصنفین　　د۔ دارالاسلام

8- شبلی نعمانی کو اُردو کا پہلا۔۔۔۔۔۔۔۔ہونے کا اعزاز حاصل ہے؟

ا۔ مورخ　　ب۔ افسانہ نگار　　ج۔ ناول نگار　　د۔ داستان گو

9- ان کی تحقیق کی بنیاد ہے؟

ا۔ قصہ گوئی　　ب۔ سنی سنائی باتیں　　ج۔ تحقیق اور سند　　د۔ تاریخ

10- ان کا سب سے بڑا کارنامہ ہے؟

ا۔ الفاروقؓ　　ب۔ سیرت النبی ﷺ　　ج۔ سیرت النعمانؒ　　د۔ الغزالیؒ

11- شبلی نعمانی کی وفات کے بعد سیرت النبی ﷺ کو مکمل کیا؟

ا۔ محمد حسین آزاد نے　　ب۔ اقبال نے　　ج۔ سید سلیمان ندوی نے　　د۔ محسن الملک نے

12- ان میں سے کون سی تصنیف شبلی نعمانی کی ہے؟

ا۔ المامون　　ب۔ آب حیات　　ج۔ قصہ چار درویش　　د۔ دہلی کی آخری شمع

13- ان میں سے کون سی تصنیف شبلی نعمانی کی ہے؟

ا۔ سیرت النبی ﷺ　　ب۔ الفاروق　　ج۔ شعرالعجم　　د۔ یہ سب (ا،ب،ج)

14- سبق ''مسلمانوں کا قدیم طرزِ تعلیم'' کس صنف سے تعلق رکھتا ہے؟

ا۔ مضمون　　ب۔ افسانہ　　ج۔ ناول　　د۔ ڈرامہ

Geniusnesthub.com

CamScanner

-15 کس سن تک باقاعدہ تصنیف و تالیف شروع نہیں ہوئی تھی؟

ا۔ ۱۴۵ (ہجری کی علامت) ب۔ ۱۴۶ ج۔ ۱۴۷ د۔ ۱۴۸

-16 عربوں کا ابتدائی طرزِ تعلیم کیسا تھا؟

ا۔ سنی ہوئی باتیں ب۔ سند و روایت ج۔ قصے کہانیاں د۔ لکھی ہوئی باتیں

-17 کن علوم کو پھیلانے میں سلطنت نے چنداں زور نہ دیا؟

ا۔ نفسیاتی علوم ب۔ تاریخی علوم ج۔ یاد کرنے والے علوم د۔ عقلی علوم

-18 دوسرے دور میں مستند طریقہ تعلیم کیا تھا؟

ا۔ لکھ کر دینے کا ب۔ املا کا ج۔ سنانے کا د۔ یاد کروانے کا

-19 املا سے مراد ہے:

ا۔ کتاب پڑھانا ب۔ کتاب سننا ج۔ لیکچر دینا د۔ یاد کروانا

-20 طالب علم استاد سے سن کر جو کتاب تیار کرتے تھے، اسے کہتے تھے؟

ا۔ انالی ب۔ ابالی ج۔ اقالی د۔ امالی

-21 دوسرے دورِ تعلیم میں اعلیٰ تعلیم کے لیے سب سے زیادہ ضروری کیا سمجھا جاتا تھا؟

ا۔ مشق کرنا ب۔ ڈگری حاصل کرنا ج۔ دور دراز سفر کرنا د۔ کتاب لکھنا

-22 دوسرے دورِ تعلیم میں سفر کے بعد دوسری چیز کیا ضروری سمجھی جاتی تھی؟

ا۔ کھیل ب۔ محفلیں ج۔ مناظرے د۔ مشق کرنا

-23 مناظرے کا مطلب ہے؟

ا۔ سنانا ب۔ بحث کرنا ج۔ یاد کرنا د۔ سننا

-24 علما کے مخصوص لباس کو کہا جاتا تھا؟

ا۔ طیلسان ب۔ بیلسان ج۔ جیلسان د۔ فیلسان

-25 دوسرے دورِ تعلیم میں کون لوگ اہلِ علم کی سرپرستی کرتے تھے؟

ا۔ سلاطین ب۔ وزرا ج۔ امرا د۔ ا، ب، ج تینوں

-26 تیسرے دورِ تعلیم میں کس چیز کی بنیاد پڑی؟

ا۔ گھر کی تعلیم کی ب۔ سفر کی ج۔ کتابی تعلیم کی د۔ مناظروں کی

-27 کس منگول بادشاہ نے بغداد کو غارت کیا؟

ا۔ چنگیز خان نے ب۔ ہلاکو خان نے ج۔ اوکتائی خان نے د۔ تیمور خان نے

Geniusnesthub.com
CamScanner

28- ہلاکو خان نے بغداد کے تمام اوقاف کس کے ہاتھ میں دیے؟
ا۔ محقق طوسی کے ب۔ محقق موسیٰ کے ج۔ محقق عیسیٰ کے د۔ محقق رازی کے

29- سبق "مسلمانوں کا قدیم طرزِ تعلیم" کس کتاب سے ماخوذ ہے؟
ا۔ الفاروق ب۔ شعرالعجم ج۔ المامون د۔ مقالاتِ شبلی

جوابات

-1	ا	-2	د	-3	ب	-4	ج	-5	ب
-6	ب	-7	د	-8	ج	-9	ج	-10	ب
-11	ج	-12	ا	-13	د	-14	ا	-15	ا
-16	ب	-17	د	-18	ب	-19	ج	-20	د
-21	ج	-22	ج	-23	ب	-24	ا	-25	د
-26	ج	-27	ب	-28	ا	-29	د		

Geniusnesthub.com

CamScanner